Name – Adil Rashid
Asst. Professor (URDU), R N COLLEGE
/BRABU, MUZAFFARPUR

ارض اللہ - بال جبریل (اقبال)

B.A (H) Part – II

Scanned with CamScanner

ارض اللہ

پالتا ہے بیج کو مٹی کی تاریکی میں کون
کون دریاؤں کی موجوں سے اٹھاتا ہے سحاب؟

کون لایا کھینچ کر پچھم سے باد سازگار
خاک یہ کس کی ہے، کس کا ہے یہ نور آفتاب

کس نے بھر دی موتیوں سے خوشۂ گندم کی جیب
موسموں کو کس نے سکھلائی ہے خوئے انقلاب؟

دہ خدایا! یہ زمیں تیری نہیں، تیری نہیں
تیرے آبا کی نہیں، تیری نہیں، میری نہیں!

اس نظم میں اقبال کی سوچ اور ان کا مسلک واضح ہے۔ اس میں انہوں نے ارض اللہ یعنی زمین اللہ کی ملکیت ہے کے حوالے سے گفتگو کی ہے۔ اقبال زمیندار اور زمیندارانہ قوانین کے خلاف تھے۔ اس نظم میں انہوں نے زمینداروں کی بے جا مداخلت اور وصولی کے خلاف احتجاج درج کیا ہے۔ ان کا ماننا ہے کہ زمیندار کو کاشتکار سے غلہ یا دوسری چیزوں کی وصولی کا کوئی حق نہیں ہے، کیونکہ یہ زمین اللہ کی ملکیت ہے۔ کاشتکار

اللہ کی زمین میں کاشت کرکے اپنی قوتِ بازو سے روزی
پیدا کرے اور کوئی جاگیردار اس سے چھین لے۔ یہ زمین،
یہ دریا، یہ ہوا، یہ نور، یہ آفتاب۔ یہ موسم سب
اللہ کی دین اور مہربانی ہے تو اس پر کسی زمیندار
کا حق کس طرح ہو سکتا ہے۔ ان کا مشہور ١٩٦١ شعر (ارمغانِ حجاز)

جس کھیت سے دہقاں کو میسر نہیں روزی
اس کھیت کے ہر خوشۂ گندم کو جلا دو

نظم کے آخری شعر میں اقبال نے خود اس کی وضاحت کر دی
ہے۔ کہتے ہیں اے زمیندار، یہ زمین نہ تیری ہے نہ تیرے باپ
دادا کی ہے اور نہ میری ہے بلکہ اس کا مالک اللہ ہے۔ جو شخص
اپنی قوتِ بازو سے ان اگاتا ہے وہی اس پیداوار کا مالک ہے۔

Scanned with CamScanner